مرکزی وزیر جناب چراغ پاسوان کے ہاتھوں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ’’غذا سازی میں ماحولیات گیر پیکیجنگ‘‘ پر قومی کانفرنس کا افتتاح

صنعت، ضابطہ جاتی اداروں اور تحقیقی اداروں کے درمیان مضبوط تعاون پر زور

(24، مارچ 2026، نئی دہلی)

محترم مرکزی وزیر برائے فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز، حکومت ہند، جناب چراغ پاسوان نے آج جامعہ ملیہ اسلامیہ کے انصاری آڈیٹوریم میں ’’غذا سازی میں ماحولیات گیر پیکیجنگ: پائیداری، صنفی مساوات اور اختراع کی یکجائی‘‘ کے موضوع پر ایک قومی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس موقعے پر وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر مظہر آصف اور رجسٹرار، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی موجود تھے۔ یہ قومی کانفرنس سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل انکلوژن (CSSI)، جامعہ ملیہ اسلامیہ (JMI) نے وزارت فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز (MoFPI) اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (NCPUL) کے اشتراک سے منعقد کی ہے۔ دن بھر جاری رہنے والی کانفرنس میں تین تکنیکی سیشن شامل ہیں جس میں ملک بھر سے تین سو سے زائد این جی اوز شرکت کر رہی ہیں۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز سنٹینری گیٹ پر این سی سی کیڈٹس کی جانب سے رسمی گارڈ آف آنر کے ساتھ ہوا، جس نے تقریب کو وقار بخشا۔ اس کے بعد تلاوتِ قرآن پاک ہوئی جس سے ایک سنجیدہ اور فکری ماحول قائم ہوا۔ اجلاس کا سلسلہ رسمی طور پر شمع روشن کرنے اور جامعہ ترانہ پیش کرنے کے ساتھ جاری رہا، جو علم، اتحاد اور ادارہ جاتی وقار کی علامت ہے۔ اسٹیج پر موجود معززین میں ڈاکٹر آبھا رانی سنگھ (آئی آر ایس)، چیئر پرسن اور مینیجنگ ڈائریکٹر، نیشنل مائنارٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فنانس کارپوریشن (NMDFC)، وزارت اقلیتی امور، حکومت ہند، اور ڈاکٹر ایم جے خان، چیئرمین ایمیریٹس، انڈین چیمبر آف فوڈ اینڈ ایگریکلچر شامل تھے۔

یہ کہتے ہوئے کہ ’’وہ ایک ایسی یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ کے درمیان آ کر خوشی محسوس کر رہے ہیں جسے کسی تعارف کی ضرورت نہیں‘‘ اور یہ کہ ’’اگر انھیں موقع ملتا تو وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طالب علم بننا پسند کرتے‘‘، محترم مرکزی وزیر جناب چراغ پاسوان نے اپنے افتتاحی خطاب میں پائیدار غذا سازی، ماحولیات گیر پیکیجنگ اور اس شعبے میں اختراع کی یکجائی کے لیے حکومت کے اقدامات اور وژن کو اجاگر کیا۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ غذا سازی انڈسٹری نہ صرف بھارت میں غذائی تحفظ کو یقینی بنانے میں بلکہ دنیا بھر کے ممالک میں صارفین تک غذائیت سے بھرپور اور معیاری خوراک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

جناب پاسوان نے کہا کہ گرین ریوولوشن نے بھارت کو زائد اناج پیدا کرنے کے قابل بنایا، لیکن اب وقت کی ضرورت ہے کہ ’’مقدار کو اقدار میں تبدیل کیا جائے‘‘۔ غذا سازی اور زراعت کے شعبے میں معیار کی اہمیت، عالمی معیار اور حتمی میعار (کوالٹی اشورنس Quality Assurance) کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ صنعت کو ’’وِکست بھارت 2047‘‘ کے وژن کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔ گزشتہ 11 برسوں میں اس شعبے کو حکومت ہند کی جانب سے جو توجہ ملی ہے وہ بے مثال ہے۔ حکومت نے اس شعبے میں ایف ڈی آئی کو فروغ دیا جو پہلے موجود نہیں تھا۔‘‘ جناب چراغ پاسوان نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے اُس وژن کو دہراتے ہوئے کہ بھارت کو ’عالمی فوڈ باسکٹ‘ بنایا جائے، کہا کہ ہمارا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ دنیا بھر کی ہر میز پر کم از کم ایک ’میڈ اِن انڈیا‘ غذائی شے موجود ہو۔

غذا سازی انڈسٹری اور اس کے تمام شعبوں میں معیار کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، محترم وزیر جناب پاسوان نے خبردار کیا کہ کسی بین الاقوامی بندرگاہ پر ایک بھی مسترد شدہ کھیپ بھارت کی محنت سے بنائی گئی ساکھ کو مسخ کر سکتی ہے۔ اُن کی وزارت اور تمام شراکت داروں کا یہ ہدف ہونا چاہیے کہ ایسی ساکھ قائم کی جائے کہ ’’اگر کوئی چیز بھارت سے آئی ہے تو وہ اعلیٰ معیار کی ہوگی‘‘۔

مرکزی وزیر نے صنعت، ضابطہ جاتی اداروں اور جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسے تحقیقی اداروں کے درمیان مضبوط تعاون کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ فوڈ پروسیسنگ

انڈسٹری میں بے پناہ ترقی کی صلاحیت ہے، خاص طور پر ''آتم نربھر بھارت ابھیان'' کے تحت پی ایم ایف ایم ای جیسی مؤثر اسکیموں کی وجہ سے۔ انھوں نے نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اس شعبے میں اُبھرتے ہوئے مواقع سے فائدہ اٹھائیں اور اس میں حصہ لیں۔ انھوں نے کہا کہ اُن کی وزارت اور یہ اسکیم ضروری رہنمائی اور مناسب ماحول فراہم کرے گی تاکہ مستقبل کے کاروباری افراد، خاص طور پر نوجوان، چھوٹے پیمانے سے لے کر مائیکرو، درمیانی اور بالآخر بڑے پیمانے کے کاروباری بن کر صنعت کاری میں رہنما بن سکیں۔'' جناب پاسوان نے کہا یہ نوجوان ہی ہیں جو ''وِکست بھارت 2047'' کے وژن کو حقیقت میں بدلیں گے، جب ہم اکیسویں صدی کے اگلے چوتھائی میں داخل ہوں گے، جس میں سال 2047 آتا ہے''۔ انھوں نے جامعہ کے نوجوانوں اور طلبہ کو ترغیب دی کہ وہ اپنے خوابوں کا تعاقب کریں اور اپنے اہداف کے حصول میں بلند حوصلہ رکھیں کیونکہ وہ ملک کا مستقبل ہیں۔

خوراک کے ضیاع کے مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے جناب چراغ پاسوان نے حاضرین کو یاد دلایا کہ ماحول کے تئیں حساس ہونا ضروری ہے اور ایسے طریقے اور پیکیجنگ مواد اختیار کیے جانے چاہییے، جو زمین کے نازک ماحولیاتی نظام کے لیے نقصان دہ نہ ہوں، کیونکہ ہمیں یہ یقینی بنانا ہے کہ ''ہم زمین کو اپنی آئندہ نسلوں کے حوالے اسی حالت میں کریں جس میں یہ ہمیں اپنے آباواجداد سے ملی ہے''۔

اپنے خطاب میں وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر مظہر آصف نے پائیداری اور شمولیت کو فروغ دینے میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کے کردار پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ تعلیمی اداروں، حکومت اور صنعت کے درمیان اشتراک سے اہم پیش رفت ممکن ہے، جس میں جامعہ جیسے تحقیقی ادارے بڑا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ پروفیسر آصف نے کہا کہ نام 'چراغ' علم، نور اور امید کی علامت ہے، اور مرکزی وزیر کو اُن کے اور اُن کی وزارت کے شاندار کام پر مبارکباد دی، جو ملک کے کسانوں اور زراعت و فوڈ پروسیسنگ سے وابستہ افراد کے لیے انجام دیا جارہا ہے۔ کیلے اور اس کے پھول، بانس کی کونپلیں اور کٹھل جن میں بہتر پروسیسنگ اور مارکیٹنگ کی صورت میں بے پناہ امکانات ہیں، کی مثال دیتے ہوئے انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ جدید ایجادات اور تکنیکی مہارت کو چھوٹے دیہات کے کسانوں تک پہنچایا جائے تاکہ اس کے فوائد صرف بڑے شہروں اور بڑے کسانوں تک محدود نہ رہیں۔

اپنے خطاب میں رجسٹرار، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے بھارت میں فوڈ پروسیسنگ کے بڑھتے ہوئے شعبے میں بین شعبہ جاتی مکالمے اور پالیسی سے متعلق تحقیق کو فروغ دینے کے لیے یونیورسٹی کے عزم کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ نوجوان اور نہایت متحرک مرکزی وزیر، جناب چراغ پاسوان اپنے والد، ممتاز رہنما اور معروف سیاست داں جناب رام وِلاس پاسوان کی سادگی، انکساری اور وژن کے وارث ہیں، جن کی قیادت میں وزارت بھارت کے غذائی نظام کو مضبوط اور خودکفیل بنانے کے لیے تیار ہے۔ انھوں نے کہا کہ گزشتہ 11 برسوں میں فوڈ پروسیسنگ کے شعبے نے نمایاں ترقی کی ہے، اور جامعہ اس شعبے سے متعلق تحقیق اور تدریسی سرگرمیوں میں وزارت کے ساتھ تعاون کی منتظر ہے۔

استقبالیہ خطاب پیش کرتے ہوئے، ڈین اکیڈمک افیئرز اور قائم مقام ڈائریکٹر، CSSI پروفیسر تنوجا نے فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں پائیدار اور شمولیتی طریقۂ کار کی اہمیت کو اجاگر کیا، خاص طور پر انھوں نے صنفی مساوات، اختراع اور ماحولیاتی ذمہ داری کے باہمی تعلق پر زور دیا۔ اجلاس کا اختتام، کنوینر سمینار ڈاکٹر اروند کمار کی جانب سے اظہارِ تشکر کے ساتھ ہوا، جس کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا اور افتتاحی تقریب کا باقاعدہ اختتام ہوا۔

پروفیسر صائمہ سعید

چیف پبلک ریلیشنز آفیسر